رمضان المبارک اور ہمارے اسلاف

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک اور ہمارے اسلاف

اُمِ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

رمضان المبارک اور ہمارے اسلاف

اہتمام ———— محمد عبد نیب

اشاعت اول ———— ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 40/-

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل میں ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عثمان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205080

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

خطبہ مسنونہ	۴
سخن وضاحت	۶
رمضان المبارک کا اختصاص وامتیاز	۷
اسلاف سے مراد؟	۱۰
انتظار کی حدت ولطافت	۱۴
اندازِ احترام ومحبت	۱۷
اسلاف کے ہاں گرمی اور سفر میں روزے	۲۵
اسلاف اور تلاوتِ قرآن حکیم	۳۶
ہمارے اسلاف اور آخری عشرہ رمضان	۵۰
حاصلِ کلام	۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ، نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ، وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ، وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا﴾

﴿یٰا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾

(صحیح سنن ابی داود ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: ۱۸۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک حمد اللہ ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر ۱)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع وفرماں بردار ہو۔"

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ڈرو اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

(سورہ احزاب، آیت نمبر ۷۰۔۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن وضاحت

رمضان المبارک کے حوالے سے بہت سی کتابیں اور کتابچے چھپ چکے ہیں اور مزید ہر سال نئے انداز سے شائع بھی ہوتے رہتے ہیں۔عوام کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے احقرہ نے بھی کوشش کی ۔چنانچہ اعتکاف اور خواتین،روزوں کے مسائل مختصر،سحری،افطاری اور افطاریاں،چاند رات،نیا چاند اور ہماری روایات، روزہ اور جدید طبی مسائل،وغیرہ مرتب کیے لیکن میری یہ دلی خواہش تھی کہ رمضان المبارک میں جس انداز سے سلف صالحین صوم اور قیام اللیل کا اہتمام کرتے تھے وہ لوگوں کے سامنے لایا جائے۔ کیوں کہ ہمارا پیش رو تو یہی معزز اور مکرم طبقہ ہے۔اپنی عبادت اور عمل کو سنوارنے کے لیے بار بار ان کے حالات پڑھنے چاہئیں۔

زیر نظر مختصر کتابچے میں جو کچھ پیش کیا گیا ہے حتی الامکان اس کے لیے صحت کا بھی التزام کیا ہے البتہ سلف کے بعض واقعات کے متعلق تحقیق نہیں ہو سکی۔ مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ وہ بھی صحیح ہوں گے۔یوں بھی صحابہ کرام اور تابعین کے عہد کے واقعات کی تحقیق اور تخریج،حدیث کی تحقیق وتخریج کی نسبت زیادہ مشکل ہے گو ناممکن نہیں ہے۔بہر حال اصل مقصد تو ان اسلاف کی مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے عمل میں اخلاص شامل کرنا ہے۔اللہ کرے ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں،اور ہمارا ماہ صوم اور عمل صیام بھی اللہ کے ہاں وزن دار اور بیش قیمت ٹھہرے۔آمین

خیر اندیش: ام عبد منیب

رجب ۱۴۳۴ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کا اختصاص وامتیاز

رب کریم کا فرمان ہے:

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَار مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃِ (القصص:۲۸)

”وہ تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے چن لیتا ہے۔(اس میں)ان میں سے کسی کو اختیار نہیں ہے۔“

رمضان المبارک وہ ماہ مقدس ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مہینوں پر فضیلت عطا کی ہے اور اسے نزول قرآن حکیم کے لیے چن لیا۔گو سال بھر میں اور بھی ایام ہیں جنہیں عام دنوں پر فضیلت حاصل ہے جیسے عشرہ ذوالحجہ،ایام تشریق،ایام العیدین،یوم عاشوراء،اور حرمت والے مہینے لیکن ماہ رمضان کا یہ امتیاز اور اختصاص ہے کہ یہ پورا مہینہ ہی عبادت کا مہینہ ہے۔اس مہینے کے اختصاصات پر نظر دوڑائی جائے تو درج ذیل عنوانات اس کی پیشانی پر ہیروں کی طرح جگمگاتے نظر آتے ہیں۔

☆ اس مبارک مہینے میں قرآن حکیم کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ارشاد ہے:

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْهُدٰى وَالْفُرْقَانُ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة : ۱۸۵)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن حکیم نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہٰذا جو شخص اس مہینے کو پائے اس پر لازم ہے کہ اس مہینے کے روزے رکھے۔''

○ لوحِ محفوظ سے آسمان پر قرآن حکیم کا نزول بھی اسی مہینے کی رات لیلۃ القدر میں ہوا۔ ارشاد ہے:

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: ۱)

''ہم نے اس (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا۔''

○ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس کا روزہ اگر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رکھا جائے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری:۲۰۱۴)

○ یہ وہ ممتاز و بابرکت مہینہ ہے جس میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

(بخاری: ۳۲۷۷۔ مسلم:۱۰۷۹)

○ یہ وہ ماہِ منور ہے جس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بخاری:۳۲۷۷۔ مسلم:۱۰۷۹)

○ یہی وہ معزز اور مکرم مہینہ ہے جس میں روزہ دار کو ربِ کائنات دو مسرتیں عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے: ایک افطار کے وقت اور دوسری رب العزت کے حضور میں حاضر ہوتے وقت حاصل ہوگی۔ (بخاری:۱۹۰۴۔ مسلم:۱۱۵۱)

○ اس شہرِ کریم میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے، ارشاد ہے:

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ (القدر:۳)

''قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

○ یہ وہ ماہِ محبوب ہے جس میں روزہ دار کے منہ کی بو رب کریم کے ہاں مشک و کستوری سے بھی زیادہ محبوبیت کا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔ (بخاری:۱۸۹۴)

○ یہ وہ ماہِ مبارک ہے جس میں کیا ہوا عمرہ حج کے ثواب کے برابر ثواب کا حامل ہے۔ (ابن ماجہ:۲۹۹۴۔ بخاری:۱۷۸۲۔ مسلم:۱۲۵۶)

○ یہ وہ ماہِ مقدس ہے جس میں عبادتِ صوم ادا کرنے والے کے لئے روزہ جہنم کے عذاب سے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ (بخاری:۱۸۹۴)

○ یہ وہ ماہِ عبادت ہے جس میں رب العزت سے قربت حاصل کرنے کے لئے دنیا و مافیہا سے کٹ کر مساجد میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جس کی فضیلت عام دنوں میں کیے گئے اعتکاف کی نسبت بڑھ کر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ یہ وہ ماہِ مکرم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ جبریل امین کے ساتھ مل کر قرآن حکیم کی دہرائی کرتے تھے۔ (بخاری، کتاب بدء الوحی)

○ یہی وہ ماہِ منور ہے جس کی منور راتوں میں اللہ کے بندے مل کر اللہ کے حضور قیام اللیل کرتے ہیں۔

○ یہ وہ ماہِ خیر ہے جس میں نبی اکرم ﷺ جود و سخاوت میں عام مہینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ متحرک ہو کر تیز ہوا کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔

اس قدر خیر و برکت اور عزت و احترام کے حامل مہینے میں ہمارے اسلاف کی حالت کیا ہوتی تھی؟ وہ اس مقدس مہمان کا استقبال کتنے ذوق و شوق سے کرتے تھے؟ آیئے! ذرا پیچھے پلٹ کر ان کے عہد زریں پر نظر دوڑائیں اور اپنے دل و دماغ کو رمضان کریم کی مُبارک گھڑیوں میں تقویٰ اور صبر و شکر کی دولت سے مالا مال کرنے کے لئے ان کی عاداتِ رمضان کا جائزہ لیں۔

لیکن اس سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ اسلاف سے مراد کون لوگ ہیں؟

اسلاف سے مراد؟

اسلاف، سلف کی جمع ہے جس کا مطلب ہے پہلا اور اسلاف سے مراد ہے پہلے لوگ۔ اصطلاح شریعت میں اسلاف سے مراد وہ تمام اصحاب ہیں جن کا عہد نبی اکرم ﷺ کے عہد سے قریب ہے۔ مثلاً صحابہ کرام، تابعینِ عظام، تبع تابعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے ان تینوں ادوار کے متعلق فرمایا:

خیرُ امتِیْ قرْنی، ثم الذین یلونھم، ثم الذین یلونھم

''میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔''

(بخاری:۳۶۵۰)

اس فرمان رسالت مآب ﷺ کی روشنی میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین ان تینوں اصحاب کے ادوار خیر القرون کی ضیا پاشیوں کا منبع و مرکز ہیں۔

ان میں سے سب سے پہلا دور صحابہ کرام کا ہے جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء المھدیین الراشدین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ، وایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة

''میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو مضبوطی سے، دانتوں کے ساتھ پکڑ لینا، اور نئے نئے کاموں سے بچنا کیوں کہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (ابوداؤد:۴۶۰۷)

قرآن وسنت پر عمل کرنے کے لحاظ سے یہ تینوں ادوار اسلام کا ہراول دستہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ یہ سب وہ محترم شخصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شمعِ رسالت سے براہ راست اور قریب ترین ذرائع سے فیض یابی اور اکتسابِ دین کے مواقع فراہم کئے۔

ان ادوار میں دین کا چشمہِ صافی خالص تھا۔ اسلاف کی یہ بھرپور کوشش رہی کہ اس چشمہ خالص پر بدعات وخواہشات اور باطلانہ عقائد اور نظریات کی دھول بھی نہ پڑے۔ وہ اسے خالص رکھنے کے لئے ہر ممکن اہتمام کرتے تھے۔

خیر القرون کے بعد وہ اصحاب جنہوں نے اپنی زندگی صحابہ اور تابعین ہی کے رنگ ڈھنگ پر گزاری، عبادات و معاملات میں قرآن و سنت کو ہی پیش پیش رکھا، زہد و ورع میں اسلاف ہی سے خوشہ چینی کی، ان تمام اصحاب کو سلف صالحین کے مشترکہ نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اب آیئے، اسلاف سے متعلق یہ دیکھیں کہ وہ رمضان کریم میں کیا کرتے تھے، وہ کس اہتمام کے ساتھ اس کی معیت میں اپنے نفس کو پابند کرتے تھے۔

انتظار کی حدت ولطافت:

صحابہ کرام اور سلف صالحین رمضان کی اہمیت وفضیلت سے پوری طرح واقف تھے اور واقف کیوں نہ ہوتے؟ وہ تو قرآن حکیم اور احادیث کو بار بار سنتے اور پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام نے تو عملی طور پر عہد رسالت میں اس کی روشن راتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضیابار صبحوں کا مشاہدہ کیا تھا۔

ہمارے اسلاف اس ماہِ غفران کا انتظار اس طرح کرتے جیسے کوئی نوعروس اپنے شوہر کا انتظار کرتی ہے۔ چنانچہ بعض اسلاف سال بھر میں سے چھ ماہ یہ دعا کرتے ہوئے گزار دیتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان شریف کے سعید دن اور رات تک پہنچائے۔ اور رمضان گزر جانے کے بعد چھ ماہ اس دعا میں صرف کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے رمضان میں کیے گئے اعمال کو شرفِ قبولیت سے نواز دے۔

(لطائف المعارف)

گویا ہمارے اسلاف یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین پورا سال رمضان کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہونے یا مستفید ہوتے رہنے کی حالت میں ہی گزار دیتے۔

کبھی وہ اس کے وصال پر خوشی خوشی اس کے آداب و احترام کے تقاضے پورے کرنے میں لگے رہتے اور کبھی اس کے چلے جانے پر۔۔۔ اس کی موجودگی میں کیے گئے عبادات وسلوک سے حاصل ہونے والی عطر بیزیوں کو دائمی بنانے میں کوشاں رہتے۔

اسلافِ عظام کا یہ شوق اور تمنا نبی ﷺ کی ہی اتباع میں تھے۔ آپ ﷺ بھی تو رجب و شعبان سے ہی رمضان کے انتظار میں مگن ہو جاتے۔ رمضان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبارک کے لطف و کیف کو محسوس کرنے کے لیے پورا شعبان حالتِ صوم میں گزارتے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا محبوبِ کائنات کے بارے میں فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ کو روزہ رکھنے کے لیے شعبان دیگر تمام مہینوں کی نسبت زیادہ محبوب تھا پھر آپ (اس ماہ میں اتنے روزے رکھتے کہ) اسے رمضان سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد: ۲۴۳۱، کتاب الصیام)

وہ تو آپ ﷺ کی امت کے لیے شفقت و رافت تھی کہ نصف شعبان کے بعد عادت بنا لیے گئے روزوں کے علاوہ نفلی روزہ رکھنے سے روک دیا ورنہ تو سلف صالحین اور عوام بھی شعبان کو ہی رمضان میں تبدیل کر دیا کرتے۔

رمضان المبارک کی آمد کا یہ شوق و ذوق ہی تھا کہ چاند دیکھنے کے لیے صحابہ کرام اور ہمارے اسلاف بے تابانہ پہاڑیوں کی طرف دوڑتے، کھلے میدانوں میں بھی چاند دیکھنے کے لیے لوگ اکٹھے ہو جاتے۔

چاند دیکھتے ہی صحابہ کرام اور ہمارے اسلاف کے ہونٹوں پر وہ دعا آ جاتی جو نبی کریم ﷺ اپنے مبارک ہونٹوں سے نئے چاند کے طلوع پر پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ

”الٰہی اس چاند کو ہمارے لیے امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام کی صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں طلوع کر۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و رشد کا ہی ہو۔"

(ترمذی ۳۴۵۱۔ ابوداوٗد: ۵۰۹۲)

صرف یہی نہیں، شمعِ رسالت کے پروانوں نے تو چاند دیکھنے کا طریقہ بھی بیان کیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ چاند دیکھنے کے لیے چاند کی طرف منہ کر کے کھڑے رہنے کو ناپسند کرتے اور فرماتے۔ چاند دیکھ لیا اب اپنی راہ لو اور دعا کرو۔ (جو گزر چکی ہے)

(ترمذی: ۳۶۱۵۔ حاکم: ۴/ ۲۷۵۔ احمد: ۱/ ۱۶۳۔ الصحیحہ: ۱۸۱۶)

امام ابنِ شیبہ فرماتے ہیں: جب چاند دیکھو تو اس کی طرف منہ نہ اٹھائے رکھو، بلکہ دیکھنے کے بعد اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے۔ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ۔ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲/ ۸/ ۱۱)

جب نیا چاند طلوع ہو تو چاند کی پوجا کرنے والے اس کے سامنے قیام و سجود کرتے ہیں، ہمارے سلف اس بات کی بہت احتیاط کرتے تھے کہ کہیں اہل شرک و کفر سے مشابہت نہ ہو جائے اور احتیاط کیوں نہ کرتے، انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد تھا:

من تشبه بقومٍ فهو منهم (ابو داؤد: ۴۰۳۱)

"جس نے کسی قوم کی مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے نبوی پر غور کیجئے تو پتا چلے گا کہ پہلے دعائیہ انداز اور خطاب اللہ رب العالمین سے ہے، اس کے بعد خطاب براہ راست چاند سے ہے...... نبی اکرم ﷺ نے چاند کا رب اور اپنا رب ایک ہی ذات کو قرار دے کر شمس وقمر کی پوجا کرنے والوں اور شرک کرنے والوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

کاش! سلف صالحین کی طرح ہم بھی نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں چاند دیکھ کر اس دعا کو اسی انداز اور اخلاص کے ساتھ پڑھا کریں اور یہ کام برقی اور مواصلاتی آلات سے اطلاع موصول ہونے پر نہ چھوڑ دیں۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندازِ احترام ومحبت

قرآن حکیم کے نزول کی نسبت نے رمضان المبارک کو قدر وعظمت کو بے پایاں رفعتوں پر پہنچا دیا ہے۔ قرآن عزیز جو لوگوں کے لیے ہدایت، نورِ راہ اور نورِ منزل ہے جو کلام الرحمان ہے اور بندے کی اپنے معبود سے ہم کلامی کا ذریعہ اقدس ہے۔

مسلمان کی نظر میں تو وہ ڈبہ، وہ کاغذ، وہ غلاف، وہ جلد اور وہ رحل بھی باعثِ احترام اور وجہِ تسکینِ نظر ہوتے ہیں جس میں مصحف کریم رکھا جاتا ہے، پھر ان کی نظر میں اس ماہ مقدس کا کیسا احترام وعظمت ہوگا جسے خود رب العزت نے شرف و منزلت کی خلعت عطا کر دی ہے۔

رب کریم نے عبادتِ صوم فرض کر کے اس مہینے کے آداب واحترام کو مستقل تحفظ دے دیا۔ عبادتِ صوم اور نزولِ قرآنِ حکیم کی مناسبت سے احترامِ رمضان المبارک کے درج ذیل تقاضے ہیں:

- اس کی آمد پر مسرت کا اظہار کرنا۔
- روزے، قیام اللیل، تلاوت، ذکر واذکار کا خصوصی اور زیادہ اہتمام کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنا اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے کا عزم کرنا۔

○ مسلمان بہن بھائیوں کے لئے ایثار و سخاوت کا مظاہرہ کرنا۔

○ روزے کی حالت میں شہوتِ شکم و فرج سے بچنا۔

ان کے علاوہ رمضان المبارک کے احترام کا سب سے بڑا ظاہری پہلو یہ ہے کہ جسے کوئی شرعی عذر لاحق ہو اس کا بھی سرعام کھانے پینے سے رکے رہنا۔ مثلاً، بیمار، بچہ، مسافر، حائضہ و حاملہ وغیرہ

ایسے لوگوں کو اگر کچھ کھانے کی ضرورت ہو تو دوسرے لوگوں سے چھپ کر کھانا پینا چاہیے۔

صحابہ کرام احترامِ رمضان اور دن کو کھانے پینے سے رکے رہنے کے بارے میں اس قدر محتاط تھے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھوا لیتے۔ چنانچہ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم بچوں سے رمضان کا روزہ رکھواتے اور انہیں اُون سے بنے ہوئے کھلونے دے کر بہلاتے، جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو اسے یہ کھلونا دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔

(صحیح بخاری: ۱۹۶۰)

بچے گو فرائض ادا کرنے کے مکلّف نہیں ہیں لیکن انہیں بچپن ہی سے فرائض ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے اور انہیں اسلامی شعائر کی اہمیت، فضیلت اور ان کے آداب سے عملی اور قولی طور پر روشناس کرانا چاہیے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جس کے ذریعے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **علیک بالصوم فانهُ لا مثل لهُ**

''روزے کو لازم پکڑو کیوں کہ اس جیسا کوئی عمل نہیں''۔

اس کے بعد سیدنا امامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کو دھواں تک نظر نہیں آتا تھا الا یہ کہ کوئی مہمان ان کے ہاں آ جاتا۔

(ابن حبان: ۹۲۹۔ حاکم: ۱/۴۲۱۔ امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

مہمان پر روزہ رکھنا فرض نہیں، اسے اجازت ہے کہ وہ رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ چھوڑ دے اور بعد میں تعداد پوری کر لے لیکن اسے یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ سر عام کھائے پیئے۔ جس کے ہاں مہمان آ جائے اور اس کا روزہ نہ ہو تو اسے جو کچھ پکا پکایا موجود ہو پیش کر دیا جائے۔ البتہ اگر کچھ بھی نہ ہو تو پھر پکانا مجبوری ہے۔

دور حاضر میں ہمارے معاشرے میں بچے اور دیگر عذر والے سر عام کھاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیتے ہیں۔ دکانیں کھلی ہوتی ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی کھانے پینے کا دور چلتا ہے، اس طرح مسافروں کی سہولت کی آڑ میں مقیم روزہ خور بھی ڈٹ کر کھاتے ہیں۔

رمضان میں سرِ عام کھانے پینے سے بچنا کیوں لازم ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ہے؟ جب کہ صاحب عذر کے عذر کے متعلق پتا ہی ہوتا ہے۔ اس میں درج ذیل حکمتیں نظر آتی ہیں:

رمضان میں روزے رکھنے اور کھانے پینے سے رکے رہنے کی خوبی ہی اس ماہ مبارک کو دیگر مہینوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اگر اس کا اہتمام نہ کیا جائے تو رمضان المبارک کی انفرادیت اور امتیازی حیثیت ختم ہو جائے گی۔

کھانے پینے اور پکانے کھانے سے رکے رہنے ہی سے مسلمان میں یہ احساس نمو پاتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم صوم پر کاربند رہنے کا مہینہ ہے۔

اگر رمضان میں دکانیں کھلی رہیں، بچے اور معذور سر عام کھاتے پیتے رہیں تو تندرست مسلمان کو بھی یہ شہ ملے گی کہ وہ روزہ نہ رکھے اور کھانے پینے میں مشغول رہے۔

جو لوگ واقعی روزہ نہیں رکھ سکتے ان کے روزہ رکھنے کی تمنا اور شوق کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو سر عام کھانے سے روک کر روزہ داروں کی کسی نہ کسی درجے میں مماثلت اختیار کریں۔ جس طرح جو شخص قربانی نہ دے سکے اسے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا گیا کہ وہ عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد ناخن اور بال کاٹ لے تو اسے بھی قربانی کرنے والوں کی طرح اجر مل جائے گا۔

رمضان المبارک عالمی سطح پر مسلمانوں کو عبادت اور تقدس کی فضا فراہم کرتا ہے، جو روزہ نہیں رکھ سکتا اسے بھی پابند کیا گیا کہ اس فضا کو قائم رکھنے میں دیگر تمام احکام و آداب کی پابندی کرے۔ اسی لیے معذور کے لیے تلاوت، قیام اللیل، سخاوت، دیگر نیکیاں کرنا، وغیرہ کی پابندی روزہ دار ہی کی طرح ہیں۔

رمضان کا روزہ ایک اجتماعی عبادت ہے، اس لیے ہر تندرست، بیمار اور صاحبِ عذر کو اس عبادت کی ادائیگی میں اپنا حصہ بقدر استطاعت شامل کرکے عند اللہ اجر و بشارت حاصل کرنی چاہیئے۔

رمضان المبارک کا یہی احترام و اختصاص مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ رمضان المبارک مسلمان معاشرے میں مسلمان حکومت کے زیر سایہ گزارے تا کہ رمضان جیسی اجتماعی عبادت کے روحانی و اجتماعی فوائد سے فیض یاب ہو سکے۔

جو لوگ غیر مسلم معاشرے اور غیر مسلم ملک میں بغیر کسی مجبوری کے رہتے ہیں، ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ وہاں رہیں، اگر کسی کو مجبوری سے رمضان المبارک غیر مسلم ملک میں گزارنا پڑ جائے تو یہ ایک عذر ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: کافروں کے ملک میں سکونت اور سفر کا حکم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اسلاف رمضان کے تمام احکام و آداب کو بجا لانے میں پیش پیش رہتے اور کوشش کرتے کہ اس کا ٹھیک ٹھیک اہتمام کر سکیں،

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ (حتی کہ سیاہ دھاری سفید دھاری سے ممتاز ہو جائے) تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لیا اور دونوں کو تکیے کے نیچے رکھ لیا اور انہیں رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے۔ جب صبح ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا: آپ نے فرمایا: تمہارا تکیہ تو بہت بڑا ہے جس میں دونوں افق سما گئے۔ پھر فرمایا: اس سے مراد رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے۔

اسی طرح کچھ صحابہ کرام سیاہ اور سفید دھاگے کو پاؤں میں باندھ لیتے اور یہ دیکھتے رہتے کہ دونوں کا رنگ الگ الگ نظر آنے لگ گیا یا نہیں؟ (بخاری: ۱۹۱۷)

یہ صحابہ کرام کی احتیاط تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضاحت فرمانے کے بعد وہ اس آیت کے مفہوم کو سمجھ گئے۔

اس کے بعد صحابہ کرام اور ہمارے اسلاف بھی سحری کے لئے سپیدہ سحر پر نظر رکھتے تھے اور افطار کے لئے یہ دیکھتے رہتے کہ سورج کی ٹکیہ ڈوب کر اس کی سرخی کب غائب ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھ کر اپنے آپ کو کمزور، تھکا تھکا محسوس کرانا اس عظیم عبادت کے آداب کے منافی ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر ایک عبادت کو پوری چستی، یکسوئی، مسرت اور اطمینان کے ساتھ ادا کرے۔ عبادت کی وجہ سے اس کے چہرے پر تروتازگی آنی چاہیے یہ نہ ہو کہ روزہ رکھنے کے بعد چہرے پر پژمردگی چھا جائے۔

ہمارے اسلاف اس کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ اسی لیے روزے کی حالت میں غسل کرنا، کنگھی کرنا، تیل لگانا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا یہ سب جائز ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب کسی نے روزہ رکھنا ہو تو اسے (صبح اپنے بستر سے اور اپنے گھر سے) اس طرح اٹھنا چاہیے کہ بالوں میں تیل لگا ہوا ہو اور کنگھی کی ہو۔ (صحیح بخاری، اوائل باب اغتسال فی الصوم)

دورِ حاضر میں اکثر لوگ روزہ رکھ کر چارپائی پر پڑے رہتے ہیں اور یہ محسوس کراتے ہیں کہ روزہ کی وجہ سے ان پر نقاہت طاری ہو گئی ہے۔

بعض لوگوں کا چہرہ ہی اترا ہوا ہوتا ہے۔

بعض لوگ بار بار کہتے ہیں کہ: روزہ لگ رہا ہے...... پیاس بہت لگ رہی ہے..... آج تو تراویح بھی نہیں پڑھی گئی تھی اتنی کمزوری ہو گئی تھی...... اُف گرمی! ٹھنڈا پانی دیکھ کر پینے کو جی چاہ رہا ہے......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح افطار کے وقت اکثر افراد کھانے پینے پر پل پڑتے ہیں، ایک فرمانبردار بندے کا مزاج ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے،اسے پورے تشکر اور اطمیان کے ساتھ کھانا پینا چاہیے۔

اسلام نے تو جماعت کھڑی ہو جانے کے باوجود مساجد کی طرف بھی دوڑ کر جانے سے روکا۔

اگر عبادت میں بھی ہنگامی حالت، تیزی، مارا ماری یا پہلے میں اور پہلے میرا والا معاملہ شامل ہو جائے تو پھر یہ عبادت نہیں رہتی۔ آپ ﷺ نے حج کرتے ہوئے سواریاں دوڑانے والے صحابہ کرام سے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ (تم پر سکون و وقار کے ساتھ چلنا لازم ہے جلدی دوڑانے میں نیکی اور خیر ہرگز نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، رقم:۱۶۷۱)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کے ہاں گرمی اور سفر میں روزے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج اور چاند کی گردش کا ایسا نظام استوار کیا ہے کہ مختلف علاقوں میں کبھی راتیں بڑی ہوتی ہیں کبھی دن، جب دن بڑے ہوں اور گرمی کا موسم بھی ہوتو طویل دن کا روزہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ دنیا میں کچھ خطے ایسے بھی ہیں جہاں شدید گرمی ہوتی ہے اور ۲۱، ۲۲ گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ پھر بھی الحمدللہ مسلمان بڑے اخلاص اور ہمت کے ساتھ روزے پورے کرتے ہیں۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین شدید گرمی کے روزے کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ جس قدر دن لمبا ہوتا، تپش زیادہ ہوتی، اتنا انہیں روزہ رکھ کر اپنے رب کی بارگاہ میں تلاوت کرنے کا لطف زیادہ آتا، بے شک ان کی نظر میں جہنم کی آگ تھی، اس کے شعلے تھے، اس کی تپش تھی، ایسی آگ جو بڑے بڑے ستونوں میں بند کردی گئی ہے۔ تلاوت کرتے ہوئے ان کی حالت ایسے ہوتی جیسے وہ جہنم کے دھانے پر کھڑے اہل جہنم کی چیخ وپکار سن رہے ہوں۔ انہیں پیپ، کچلہو اور کھولتا ہوا پانی پیتے ہوئے دیکھ رہے ہوں۔ تلاوت کرتے ہوئے جہنم کے خوف سے ان کی ہچکیاں بندھ جایا کرتی تھیں۔ جہنم کے خوف سے تو بعض نے ہنسنا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا تھا۔

بعض رات بستر پر مشکل ہی سے پیٹھ لگاتے جب کہ بعض صرف اس لیے بھوکوں کو کھانا کھلاتے ، ننگوں کو کپڑے پہناتے اور لونڈی غلاموں کو آزاد کرتے تا کہ جہنم کی گرمی سے نجات پا سکیں ۔ یقیناً ان کو رسول اللہ ﷺ کے درج ذیل فرامین کے بارے میں حق الیقین حاصل تھا۔

الصیام جُنّةٌ وَحِصنٌ حَصِینٌ مِن النَّار

''روزے ڈھال ہیں اور جہنم سے بچاؤ کے لیے مضبوط قلعہ کا کام دیتے ہیں''۔ (مسند احمد، صحیح الجامع: ۳۸۸۰، حسنہ البانی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

روزے آگ سے بچاؤ کی ڈھال ہیں جیسے تم میں سے کسی شخص کی ڈھال قتال سے بچاؤ کی ہوتی ہے۔ (مسند احمد بسند صحیح: ۱۵۸۴۴ بروایت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ہمارے اسلاف کو یہ معلوم تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو روزے رکھنے کا عمل بہت محبوب ہے اور اس نے فرمایا ہے:

'كُلُ عَمَلِ اِبنِ ادمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهُ لِيُ وانا اجزى بِهِ يَدَعُ طعامه وشرابهُ وَشهوَته مِنُ اجلى'

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہے سوائے روزے کے وہ تو میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ، روزے دار اپنا کھانا پینا اور نفسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات میرے لیے چھوڑ دیتا ہے۔" (بخاری:۱۹۰۴، مسلم:۱۱۵۱)

روزے دار دن کو بھوک پیاس کی شدت اس لیے سہتا ہے کہ اس کے مالک کو رمضان میں اپنے بندے کی یہی حالت پسند ہے لہٰذا جب وہ روزہ افطار کرتے ہوئے پانی سے رگیں تر کر لیتا ہے تو نبوی زبان میں اللہ کے حضور بصد ادب عرض کرتا ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

"پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر و ثواب لکھ دیا گیا"۔

(ابوداود: ۲۳۵۷)

ان الفاظ کے ساتھ وہ اپنے رب کا شکر و صبر اور روزے کی حالت میں اس کے حضور اظہار تشکر پیش کرتا ہے، نیز اپنے آس پاس، دائیں بائیں موجود فرشتوں اور انسانوں کو بھی اپنے رب کے حکم پر خوشی اور تشکر کے اظہار پر گواہ ٹھہراتا ہے، اسے خوب معلوم ہے کہ روزہ رکھ کر پیاس سہہ کر اگر جنت کے باب الریان سے داخلے کی اجازت مل جائے تو یہ گھاٹے کا سودا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ تو بہت بڑا منافع ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو وہ دور سعادت بھی دیکھا تھا جب دو ہجری کو روزہ فرض ہوا تو گرمیوں کا موسم تھا، مکہ مکرمہ ۱۰ ہجری ۱۹ رمضان کو فتح ہوا تو گرمی اپنی شدت پر تھی۔ عرب کی جھلستی ریت اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں سے گھری پتھریلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تپتی جھلستی زمین کا سفر درپیش تھا، راستوں میں سائے کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے، اپنے سب سے بڑے ایسے جانی دشمن سے مقابلہ درپیش تھا جنہوں نے صحابہ کرام کے گھربار اور کاروبار وغیرہ پر قبضہ کر کے انہیں بے گھر ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس عالم میں بھی صحابہ کرامؓ روزے رکھ کر گھروں سے مقابلے کے لیے نکلے تھے۔ جب آپ ﷺ کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ (بخاری: ۱۱۱۳)

اس کے باوجود دورانِ سفرِ جہاد روزہ رکھنے کے بارے میں صحابی کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شدید گرمی میں ماہ رمضان میں نکلے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھتا تھا۔ ہم میں سے کوئی روزہ دار نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے۔

(بخاری: ۱۱۴۵۔ مسلم: ۳/۱۱۲)

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ...... جنہوں نے میدان کارزار میں شہادت بھی روزے کی حالت میں اپنے گلے سے لگائی۔ ہوا یوں کہ غزوہ موتہ کے موقع پر جب سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہادت کی سعادت سے ہمکنار ہو چکے تو سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اسلامی فوج کی امارت سپرد کی گئی جس کی تاکید رسول ﷺ نے کی تھی۔ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ سورج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غروب ہونے کے قریب تھا۔انہوں نے سوچا: روزہ افطار کرلوں تاکہ جسم میں قوت پیدا ہوجائے، پھر میدان جنگ میں اتروں گا۔گوشت کا ٹکڑا ان کے سامنے لایا گیا۔انہوں نے روزہ افطار ہونے کے بعد گوشت کھانا چاہا لیکن کوئی مزا نہ آیا،اور مزا کیسے آتا؟ میدانِ شہادت انہیں پکار رہا تھا اور ان کے پیش رو جامِ شہادت نوش کر چکے تھے۔انہوں نے گوشت ایک طرف رکھا،تلوار نیام سے نکالنے کے لیے اپنے گھٹنے سے نیام کو توڑ ڈالا،دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور مومنانہ شجاعت کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔(البدایہ والنہایہ:۳/ ۱۳۸ تا ۱۴۵ ابیعت عقبہ ثانیہ:۴/ ۲۱۷ تا ۱۲۸)

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہم عصر اور ہم مشرب تمام صحابہ کرام کو یہ یقین تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان برحق ہے۔

مَن صام یوماً فی سبیل اللّٰہِ جعل اللّٰہُ بینہُ و بین النار خندقاً کما بین السماءِ والارضِ

''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دیتا ہے جتنی آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت ہے''۔(صحیح سنن ترمذی البانی:۱۳۲۵۔بروایت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ)

نیز انہیں یہ فرمان بھی خوب یاد تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی راہ برابر دور کر دے گا۔

(صحیح مسلم بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)

کاش! آج پھر جہاد کی سنتِ معتبرہ اور اسلاف کی اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے شمشیر وسناں کو چلانے کی مہارت ومشقت کی روایت دوبارہ زندہ ہو جائے۔

فرض روزوں کی تو خیر فرض کی وجہ سے بات ہی اور ہے لیکن صحابہ کرام اور تابعینِ عظام تو گرمیوں میں نفل روزے رکھنے کو بھی بہت محبوب رکھتے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ وہ گرمیوں میں نفل) روزے رکھتے اور سردیوں میں (نفل) روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(لطائف المعارف وکتاب الزہد لا بن المبارک)

سیدنا صدیق کی بیٹی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سخت گرمی میں بھی (نفل) روزہ رکھتی تھیں۔ (لطائف المعارف وکتاب الزہد لا بن المبارک)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نفل روزہ رکھتے۔ (گرمی کی شدت کی وجہ سے) بے ہوش ہو جاتے لیکن روزہ افطار نہ کرتے۔ (لطائف المعارف ص:۴۴۸)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزے رکھتے یہاں تک کہ گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے تو ان کے چہرے پر پانی چھڑکا جاتا۔ (لطائف المعارف ص:۴۴۸)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سخت گرمی والے دن روزہ رکھو قیامت کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گرمی (سے بچنے) کے لیے۔ رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز پڑھا کرو قبر کے اندھیرے (میں روشنی کرنے) کے لیے۔ (لطائف المعارف ص: ۴۴۸)

صحابہ کرام یہ خواہش کرتے تھے کہ انہیں گرمیوں کے روزے رکھنا نصیب ہوں جس کا اندازہ درج ذیل دو صحابہ کے واقعات اور اقوال سے لگایا جا سکتا ہے:

سیدنا عامر بن قیس رضی اللہ عنہ بصرہ سے شام کے علاقہ میں آئے۔ (ان دنوں معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے اور شام ان کا دار الخلافہ تھا)۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کی کوئی حاجت ہو تو بتائیں اور یہ بات انہوں نے بار بار کہی۔ سیدنا عامر بن قیس رضی اللہ عنہ ہر بار انکار کر دیتے کہ کوئی حاجت نہیں۔ جب سیدنا معاویہ نے بار بار اصرار کیا تو کہنے لگے: میری حاجت یہ ہے کہ مجھ پر بصرہ کی گرمی لوٹا دو، شاید کہ مجھ پر روزہ سخت ہو جائے، تمہارے شہر میں تو بہت ہلکا روزہ ہے۔

(لطائف المعارف از ابن رجب ص: ۴۴۷)

دور حاضر میں ہمارے ایمان کا یہ حال ہے کہ گرمیوں میں روزے داروں کی تعداد سردیوں میں روزہ رکھنے والوں کی نسبت کم ہو جاتی ہے۔ اکثر امیر لوگ پورا پورا دن روزہ رکھ کر ائر کنڈیشنڈ کمروں میں گزار دیتے ہیں۔ افطاری کے وقت رنگا رنگ ٹھنڈے مشروبات اور مرغن غذاؤں کا دور چلتا ہے۔

گرمیوں کے روزوں میں بعض لوگ ٹھنڈے علاقوں کی طرف چلے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن صحابہ کرام کا معاملہ کس قدر عجیب تھا۔انہیں گرمی کا روزہ پسند تھا۔

دراصل اس گرمی، بھوک، اور پیاس میں انہیں جو اَن دیکھی اور غیر محسوس برکت، سکینت، رحمت، رب کی شفقت اور توجہ حاصل ہوتی تھی، ان کا ایمان ان سب چیزوں سے سیراب ہوتا تھا لیکن آج ہمارا ایمان ہی اتنا مظبوط نہیں کہ وہ روزے کی تکلیف سہہ کر اس کے اندر چھپی ہوئی ان بے پایاں نعمتوں کا ادراک کر سکے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی سفر پر نکلے۔راستے میں ان کے لیے دسترخوان بچھایا گیا۔پاس سے ایک چرواہا گزرا۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے۔چرواہے نے کہا: میرا روزہ ہے۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے کہا: اتنی سخت گرمی میں اور ان دشوار گزار گھاٹیوں میں، اس ریوڑ کے پیچھے بھاگتے ہوئے تم روزے سے ہو۔اس نے کہا: میں ان گزرنے والے دنوں میں جلدی کر رہا ہوں۔(یعنی نیکی کمانے کی جلدی کر رہا ہوں زندگی کے ایام کو غنیمت سمجھ کر جب کہ موت آنے ہی والی ہے)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات پر تعجب کیا: اور اسے کہا: کیا تم اپنی ایک بکری ہمارے ہاں فروخت کرو گے جس کا گوشت ہم تمہیں بھی کھلائیں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اپنا روزہ افطار کرلو (کیونکہ نفل روزہ کھول لینے کی اجازت ہے) اور ہم تمہیں اس بکری کی قیمت بھی دے دیں گے۔ چرواہے نے کہا: یہ بکریاں میرے مالک کی ہیں میری نہیں ہیں۔ (یہ امانت ہے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے (امتحان لینے کے لیے) کہا: تم اپنے مالک سے کہہ دینا کہ اس بکری کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ (یہ سن کر) چرواہا چل دیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگا: تو اللہ کہاں ہے؟ (مراد یہ تھی کہ اللہ دیکھ رہا ہے)۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (اس کی اس بات سے متاثر ہوکر) بار بار یہ دہراتے رہے: تو اللہ کہاں ہے؟ پھر آپ مدینہ منورہ واپس آئے تو اس چرواہے کو اس کے مالک سے خرید لیا اور ساتھ ہی بکریاں بھی خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور تمام بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔ (العلوم از امام ذہبی جس کو مختصر العلوم کے نام سے علامہ البانی نے مرتب کیا۔ سند صحیح ہے)

غور کیجئے: ایک وہ لوگ تھے جو جنگلوں اور بیابانوں میں گرمیوں کی لمبی دوپہروں میں جانور چراتے اور کام کاج کے لیے دھوپ میں پھرتے تھے اور ساتھ ساتھ روزہ رکھ کر عبادت کا اپنے لیے خود پسند کردہ مسرت و شادمانی کا سامان بھی کرتے تھے۔ وہ معاش کی فکر کرتے ہوئے بھی عبادت سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اس شخص کے لیے دہرا اجر ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دنیوی مالک کا بھی حق (فرماں برداری) ادا کرے اور اپنے مالکِ حقیقی کا حق عبادت بھی بجالائے۔ (بخاری:۹۷)

خاندان بنو امیہ کے ایک سردار روح بن زمباع عمرہ کی غرض سے سفر کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ کھانے پینے کا وافر سامان تھا۔ پھل، میوہ جات، بکری اور مرغی کا گوشت وغیرہ، غرضیکہ ان کا دسترخوان بہت وسیع تھا۔ انہوں نے اپنا دسترخوان بچھایا، اہل خانہ کو کھانے کی دعوت دی۔ اتنے میں ایک بدوی قریب سے گزرا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ روح بن زمباع نے بدوی سے کہا: آیئے، کھانا تناول کیجئے۔ بدوی چرواہے نے جواب دیا: مجھے آپ سے زیادہ معزز و مکرم نے اپنے دسترخوان پر کھانے کی دعوت دی ہے۔ روح بن زمباع نے پوچھا: وہ کون ہے؟ بدوی نے کہا: وہ رب العالمین ہے۔ روح بن زمباع نے پوچھا: رب العالمین نے تمہیں کیسے دعوت دی ہے؟ بدو چرواہے نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور عن قریب افطار کروں گا۔ (اس طرح مجھے اس کے دسترخوان سے کھانا نصیب ہوگا) انہوں نے اس چرواہے سے کہا: آج روزہ چھوڑ دو کل رکھ لینا اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ بدوی نے کہا: جناب کیا آپ میری زندگی کی ضمانت دیتے ہیں؟ بدوی کی یہ بات سن کر روح بن زمباع رونے لگے اور روتے ہوئے کہا: آپ نے اپنی زندگی کی حفاظت کی ہے اور ہم نے اپنی زندگی کے دن ضائع کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے۔(البدایہ والنہایہ از ابن کثیر:۹/۴۹۔۵۰)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور کہا: افسوس! سخت روزوں میں لگنے والی پیاس ختم ہو جائے گی۔

(کتاب الزہد، عبداللہ بن مبارک)

صحابہ کرام کو اس حکم کا علم تھا کہ سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن انہیں روزے کے ثمرات و برکات اور اجر کا بھی علم تھا نیز وہ جانتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ تَصُوْمُوْا فَهُوَا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرہ: ۱۸۴)

''اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔''

لہٰذا اپنے اندر ہمت پیدا کرنا اور سفر کے باوجود روزہ رکھ لینا ہی بہتر ہے۔ انسانی نفس پر روزے کے جو مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا حصول روزے کی مشقت برداشت کر لینے کی نسبت بہت اہم اور گراں قدر ہے۔

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سفر میں اکثر روزے رکھتے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے رکھنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: چاہے تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو افطار کر لو۔ (بخاری:۱۹۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف اور تلاوتِ قرآن حکیم

رمضان کے متعلق صحابہ کرام اور تابعین کی جو روایات ہم تک پہنچی ہیں، ان کو بنظر غائر دیکھنے سے یہ پتا چلتا ہے کہ یوں تو وہ رمضان میں ہر نیکی کے لیے کمربستہ ہو جاتے لیکن دو عبادات میں خصوصی دلچسپی لیتے اور ان کا سب سے زیادہ اہتمام کرتے:

تلاوت اور سخاوت:

یقیناً انہوں نے اپنی چشمِ بینا سے نبی اکرم ﷺ کی رمضان المبارک میں یہی دو نمایاں صفات ملاحظہ کی تھیں، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن کریم پڑھا جاتا جس سال آپ نے وفات پائی، آپ کے سامنے دو بار قرآن مجید مکمل کیا گیا۔ (بخاری، کتاب بدء الوحی: ۶، ۴۹۹۸)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور اس وقت آپ زیادہ سخاوت کرتے جب رمضان میں آپ سے جبرئیل ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن حکیم کو دہراتے اور رسول اللہ ﷺ تیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آندھی سے بھی زیادہ رمضان میں سخاوت کیا کرتے تھے۔

(بخاری ۹۰۲، مسلم: ۲۳۰۸)

کلام مجید رب العزت کا کلام حمید ہے، جس کی تلاوت کرنے سے رب العزت کے ساتھ بندے کا تعلق مظبوط ہوتا ہے، معرفتِ حق حاصل ہوتی ہے، نفس کی گرہیں کھلتی اور اس میں موجود تمام آلائشیں دھل کر نفس پاکیزہ اور صاف ہو جاتا ہے۔ عمل کو نشاط اور بالیدگی ملتی ہے، خواہشات و شہوات کے اڑیل گھوڑے کی پہچان تلاوت قرآن ہی سے حاصل ہوتی ہے نیز اس کو قابو میں لانے کے طریقے کا بھی پتا چلتا ہے اور اسے قابو میں لانا آسان بھی ہو جاتا ہے۔

پوری توجہ، یکسوئی، تنہائی، دلسوزی، تشویق واخلاص سے قرآن حکیم کی تلاوت کرنا ایسا ہی ہے جیسا خود صاحبِ کلامِ مجید کی زبان سے آیت کریمہ سن رہے ہوں۔

صحابہ کرام کے اشتیاقِ تلاوت کا عالم یہ تھا کہ تیر جسم میں کھب جاتے تو احساس تک نہ ہوتا۔

(دیکھیے کتاب فضائلِ قرآنِ مجید کا دیباچہ از اقبال کیلانی، نیز غزوہ ذات الرقاع)

انہیں یہ معلوم تھا کہ قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے کا مقام روزِ قیامت مقرب ومعزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم: ۱۸۶۲)

وہ بخوبی اس حدیث سے آگاہ تھے کہ قرآن عزیز کے ایک حرف پڑھنے پر دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی: ۲۳۲۷)

قرآن حکیم کی تلاوت کرنے پر آسمانوں سے سکینت نازل ہوتی ہے، قرآن حکیم نبی اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوا اور آپ کے دل ہی کو اپنا مرکز نور بنایا، مسلمان کو بھی اس کے حقیقی ثمرات واثرات تبھی حاصل ہوتے ہیں جب اس کی چوٹ دل پر پڑے اور آنکھوں کے راستے دل کی رقت اُبل پڑے۔

قرآن حکیم کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کا دل ہمہ تن مشغول ہوتا۔ صحابہ کرام جانتے تھے کہ ہمیں بھی اس قولِ کریم کو قبول کرنے اور احکاماتِ الٰہیہ پر عمل کرنے کے لیے اپنے اپنے دلوں کے دروازے کھول دینے چاہییں۔

قرآنِ حکیم کی ہیبت ورعب کا یہ عالم تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر پسینہ کے قطرے بہنے لگتے، سخت سردی میں بھی جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی، تلاوت کرتے ہوئے ایک مسلمان کی بھی اسی سے ملتی جلتی کیفیت ہونی چاہیے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ .

(الزمر: ۲۳)

”اللہ نے بہترین کلام اتارا، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزا ہم رنگ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں، اسے سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں، یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہِ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لیے کوئی ہادی نہیں۔"

نزولِ قرآنِ حکیم کے وقت رسول اللہ ﷺ دنیا اور مافیہا سے بے خبر ہو جاتے۔ لوگوں کی موجودگی میں بھی آپ کسی کی موجودگی کو فراموش کر دیتے...... بعینہ ایک مسلمان جب اس کلامِ بے بدل کی تلاوت کرے تو اسے اپنے رب کا کلام پڑھتے ہوئے اور رب کے سامنے اس کلام کو دہراتے ہوئے اس قدر لطف آنا چاہیے کہ وہ دنیا اور مافیہا سے بے خبر ہو جائے۔

رمضان المبارک اللہ تبارک وتعالیٰ کا خصوصی مہینہ ہے جس میں اس نے اپنا کلام نازل کیا، اس کے ساتھ ساتھ روزہ جو خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے اسی عبادت کی حالت، قیام اللیل میں تلاوتِ کلام مجید یا دن کی گھڑیوں میں آیات کی ترتیل۔۔۔ سب مل کر انسان کے اندر اور باہر ملکوتی سماں پیدا کر دیتے ہیں۔

ہمارے اسلاف اس حقیقت سے آشنا تھے کہ تقلیلِ طعام، تقلیلِ کلام اور تقلیلِ منام کے ذریعے ملائکہ کی مجالست ومماثلت حاصل کرنے کے لیے رمضان کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر کوئی مہینہ نہیں۔

محدثِ شہیر، امام شہاب الدین زہری رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے امام اور حافظ الحدیث تھے، جب رمضان المبارک آتا تو کہتے:

یہ قرآن حکیم کی تلاوت اور کھانا کھلانے کا مہینہ ہے۔

(لطائف المعارف از ابن رجب ص: ۲۴۵)

ابن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ امام مالک بن انس اصبحی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی آمدِ سعید کے ساتھ ہی آپ حدیث کی مجلس اور اہلِ علم کی مجلس سے دور ہو جاتے اور مصحف کھول کر اسے دیکھ کر تلاوت کرنے کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ (لطائف المعارف از ابن رجب، ص: ۲۴۵)

عصرِ حاضر کے ایک عرب مصنف و عالم عائض القرنی لکھتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ جب رمضان کا چاند طلوع ہوتا تو یہ اپنی کتابیں بند کر دیتے، قرآن مجید پکڑ لیتے اور مسجد میں آ کر بیٹھ جاتے، ہر وقت باوضو رہتے اور یہ فرمایا کرتے:

هٰذَا شَهْرُ الْقُرْآن، لَا كَلَامَ فِيهِ اِلَّا مَعَ الْقُرْآنْ

''یہ قرآن حکیم کا مہینہ ہے، اس میں قرآن حکیم کے علاوہ اور کوئی بات چیت نہیں ہو گی''۔ (رمضان ماہِ غفران اردو ترجمہ محمود احمد غضنفر: ۱۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ امام مالک بن انس اصبحی رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی میں بلا ناغہ درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ کی اس مجلس میں ہزاروں لوگ شامل ہوتے، آپ اہلِ علم کی قدر کرتے، اگر وہ دوسرے شہر سے آتے تو انہیں اپنے گھر میں ٹھہراتے، ان کی مہمان نوازی کرتے، نیز ان کے ساتھ مل کر آپ علمی مذاکرہ کرتے، اس سب کے باوجود آپ رمضان المبارک میں خاکی انسانوں سے تعلق توڑ کر تلاوتِ قرآن حکیم کے ذریعے تبتل الی اللہ کی کوشش میں مصروف ہو جاتے۔

عائض عبداللہ القرنی مزید لکھتے ہیں:

اکثر سلف صالحین کا معمول تھا جب رمضان شروع ہوتا تو وہ مساجد کا رخ کرتے اور ذکرِ الٰہی اور تلاوت میں مشغول رہتے جب کوئی ایسی ضرورت پیش آجاتی جس کے کیے بغیر چارہ نہ ہوتا تو پھر گھر کو لوٹتے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ جب رمضان شروع ہوتا تو فتویٰ دینا بند کر دیتے اور بیٹھ کر ذکر الٰہی: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور قرآن حکیم کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ (رمضان ماہ غفران اردو ترجمہ بقلم محمود احمد غضنفر۔ ص:۱۴۶)

حافظِ قرآن حکیم ہونے کے باوجود ہمارے اسلاف مصحف کھول کر پڑھنے کو ترجیح دیتے اور مصحف کھول کر پڑھنے کے کیا کہنے: قرآنِ حکیم کے الفاظ اور ان کے رسم الخط کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور پھر انہیں اپنے قلب و ذہن میں جاگزیں کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اپنا ہی مزہ ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی محبوب اپنے محب کو دیکھ کر لذتِ لقاء حاصل کرے۔

احنف بن قیس تابعی جنہوں نے یہ آیت سنی: لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (الانبیاء: ۱۰) ''ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا ذکر ہے، پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔'' آیت سنتے ہی چونک اٹھے اور بڑے اشتیاق سے قرآن حکیم میں سے اپنا ذکر تلاش کرنے لگے، کئی قسم کے لوگوں کے تذکرے پڑھنے کے بعد جب وہ سورۃ التوبہ کی اس آیت پر پہنچے (۱۰۲) کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، انہوں نے ملے جلے عمل کیے، کچھ اچھے اور کچھ برے، اللہ سے امید ہے کہ وہ ان کے حال پر نظر فرمائے گا بے شک اللہ بڑی مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' انہوں نے فوراً کہا: بس بس! مجھے اپنا ذکر مل گیا، میں نے اس کتاب میں اپنے آپ کو پالیا۔

یہ سب کیا تھا قرآن حکیم کو غور سے، محبت سے اور اشتیاق سے تلاوت کرنے کا نتیجہ!

صحابہ کرام کی تلاوت قرآن میں شوقِ فراواں کا یہ حال تھا کہ وہ اکثر تین دن میں قرآن حکیم مکمل کرلیا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض صحابہ کرام سات دنوں میں اور بعض چالیس دنوں میں قرآن عزیز کی مکمل تلاوت کرلیا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ: ۱۱۰۵)

سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ اتنی خوب صورت تلاوت کرتے کہ ایک رات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عشا کی نماز کے بعد واپس آتے ہوئے کھڑے ہو کر سنتی رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ بھی ام المومنین کے ہمراہ کھڑے ہو کر سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کی زبان سے تلاوت سننے لگے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے خوش الحان آدمی پیدا کیے۔

(ابن ماجہ: ۱۱۰۰)

سیدنا عبداللہ بن قیس، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کا سوز اور حلاوت دیکھ کر آپ نے فرمایا اسے لحنِ داؤدی سے نوازا گیا۔ (ابن ماجہ: ۱۱۰۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرأتِ قرآنِ مجید اتنے عمدہ اور جید انداز سے کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر انہیں مبارک باد دی اور فرمایا: جو شخص قرآن حکیم کو عمدہ طریقے سے پڑھنا چاہے اسے چاہیے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی قرأت کرے۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۱۴)

تابعینِ عظام اور تبع تابعین بھی قرآن مجید کی تلاوت سے اپنے قلب کو ایمانی تازگی دیا کرتے تھے۔ ان کی اکثر راتیں قیام میں گزرتی تھیں اور وہ طویل سورتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت کرتے۔

رمضان المبارک میں ان کا یہ عمل مزید تیز تر ہو جاتا جیسا کہ درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے۔

جناب عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ جب رمضان المبارک آتا تو امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ساری باتیں چھوڑ دیتے اور قرآن حکیم کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

(لطائف المعارف: از ابن رجب، ص: ۲۴۵)

امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: بعض سلف (رمضان المبارک میں) تین راتوں میں قرآن حکیم مکمل کرتے تھے..... بعض سلف سات دنوں میں قرآن حکیم مکمل کرتے جیسے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ.... بعض سلف کا معمول تھا کہ وہ دس رات دن میں قرآن عزیز کا دور مکمل کر لیتے جیسے ابو رجاء العطاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

(لطائف المعارف: از ابن رجب، ص: ۲۴۵)

جناب اسود بن قیس رحمۃ اللہ علیہ رمضان کریم کی ہر دو راتوں میں ایک بار قرآن حمید کی تلاوت مکمل کر لیتے۔ (لطائف المعارف: از ابن رجب، ص: ۲۴۵)

جناب امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے آخری عشرے میں دو راتوں میں ایک بار قرآن عزیز کی تلاوت پوری کر لیتے جب کہ رمضان کے پہلے دو عشروں میں ہر تین دن رات میں ایک بار قرآن عزیز کی تلاوت پوری کرتے۔

(لطائف المعارف، ص: ۲۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن رجب نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں یہ روایت نقل کرنے کے بعد یہ بحث بھی درج کی ہے کہ کیا تین دن سے کم وقت میں قرآن پاک کو مکمل کر لینا سال کے تمام دنوں میں ممنوع ہے یا اس میں کچھ استثناء بھی ہے۔ پھر انہوں نے لکھا ہے کہ بعض اسلاف کے خیال میں رمضان کے دنوں اور راتوں میں تلاوت کی مقدار کا استثناء ہے۔ ممانعت کا تعلق اس کے علاوہ دنوں سے ہے۔

رمضان المبارک میں تلاوتِ کلام حکیم کا ذوق وشوق آج سے ساٹھ ستر سال پہلے تک عام پایا جاتا تھا۔ لوگ سحری کے بعد نماز پڑھ کر قرآن حکیم کھول کر بیٹھ جاتے اور جس قدر ممکن ہوتا تلاوت کرتے۔ بچے، عورتیں، بوڑھے سب کا یہ شوق یکساں تھا۔

ہمارے ہاں الحمدللہ دین کی یہ روایت بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ نبھائی جا رہی تھی لیکن میڈیا نے آ کر ہمارے بچوں، عورتوں اور مردوں سے یہ ذوق چھین لیا، اب وہ سب اس فضول بلکہ بے حیا اور بے فیض شوق میں اپنا دین وایمان گنوا رہے ہیں۔

رمضان میں اکثر علما وفضلا رمضان المبارک میں تمام دیگر مصروفیات روک کر تلاوت اور سخاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے معاملات کے متعلق لکھا گیا ہے کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں دن رات رمضان المبارک میں تلاوت ہوتی۔بعض شاگردوں کو نماز مغرب کے بعد صرف اتنی دیر ملاقات کی اجازت ہوتی جتنی دیر تک وہ چائے پیتے۔وہ رمضان المبارک میں اپنی ڈاک بھی بند کر دیتے اور دوسروں سے ملاقات کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے۔

مولانا عبدالمنان نور پوری ہر رات تہجد کی نماز میں دو پارے تلاوت کرتے جب کہ دن کو بھی چلتے پھرتے قرآن حکیم کی تلاوت ورد زبان رہتی۔وہ اپنے ایک شاگرد کے ساتھ کسی کے ہاں مہمان گئے۔شاگرد نے انہیں کمرے میں ٹھہرایا تا کہ آرام کر لیں۔رمضان کا مہینہ تھا۔ظہر کی نماز کے لیے شاگرد اٹھانے آیا تو مولانا تلاوت کر رہے تھے۔نماز کے بعد دوبارا اسی کمرے میں آگئے۔شاگرد عصر کے وقت اٹھانے آیا تو آپ پھر مصحف کھولے تلاوت کر رہے تھے۔عصر سے مغرب تک کا وقت بھی آپ نے تلاوت کرتے ہوئے گزارا۔

(ماہنامہ المکرّم کا عبدالمنان نور پوری نمبر)

دورِ حاضر میں تلاوت کا وہ ذوق وشوق نہیں رہا البتہ اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب تین دنوں میں قرآن پاک مکمل کر لیتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ہمارے ہاں اکثریت تلاوت تو کرتی ہے لیکن انہوں نے تلاوت کے من پسند طریقے اختیار کر لیے مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ روزانہ ایک پارہ تلاوت کرتے ہیں لیکن تیز تیز پڑھتے ہوئے تاکہ وقت کم لگے جب کہ قرآن حکیم کی تلاوت کا مقصد اسے جلد مکمل کرنا نہیں ہے، تلاوت کر کے رب کریم سے اپنا رشتہ مضبوط کرنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک ایک حرف کو واضح کر کے پڑھا کرتے تھے۔

(ترمذی: ۲۹۲۷)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے اور ہر آیت پر ٹھہرتے۔ الحمدللّٰہ رب العالمین پڑھ کر رک جاتے۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر ٹھہرتے۔ اس کے بعد رک کر مالک یوم الدین کہتے۔ (ابوداؤد: ۳۴۸۷)

بعض لوگ تراویح میں قرآن پاک سن لینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

حافظ حضرات روزانہ اپنا پارہ یاد کرنے اور تراویح میں سنا لینے کو ہی غنیمت جانتے ہیں۔ جب کہ اکثر قراء بھی تیز تیز پڑھتے ہیں، ابھی مقتدی پہلی آیت میں ہی منہمک ہونے کی کوشش کرنے لگتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ قاری صاحب دو تین آیات آگے بڑھ چکے ہیں۔ بعض قراء بہت خوبصورت اور ٹھہرے ہوئے انداز میں قرآن حکیم پڑھتے ہیں اور یہی انداز مطلوب و محمود ہے۔

ایسے مسلمان بھی ہیں جو رمضان میں کیسٹ یا سی ڈی یا کسی ٹی وی چینل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم کی ترتیب وار تلاوت یا ایک یا چند سورتوں کی بار بار تلاوت سن لینے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

بہت سے خواتین و حضرات ایسے ہیں جو رمضان میں دورۂ تفسیرِ قرآن کرواتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہیں خاصی دوڑ دھوپ کرنا پڑتی ہے مثلاً وقت کا تعین، جگہ کا تعین، معاونین کی فراہمی، آنے جانے والوں کی سہولتوں کا انتظام، اگر حاضرین زیادہ ہوں تو مائیک وغیرہ کا انتظام، مناسب نشستوں کا بندوبست، گرمی ہو تو پنکھے، کولر، ائر کنڈیشنڈ کمروں کا انتظام، بعض لوگ اسے ساتھ ساتھ کیسٹ کرنے، یا سکرین پر بھی دکھانے یا انٹرنیٹ پر جاری کرنے کا بھی انتظام کرتے ہیں۔

عام خواتین وحضرات صرف ترجمہ یا مفہوم القرآن بتا دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں جب کہ بعض لوگوں کے ہاں دورہ تفسیر کا دورانیہ پانچ پانچ گھنٹوں پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ دورہ تفسیر کرانے والے اور کرنے والے سب باہم تدریس القرآن کا کام تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن جن معنوں میں احادیث میں تلاوت یا قراَت کا ذکر آیا ہے اس کا بہت کم موقع ملتا ہے، یا سرے سے موقع ملتا ہی نہیں۔

رمضان المبارک میں تفسیرِ قرآن کروانے سے لوگوں سے کٹ کر اللہ سے جڑنے کا جو اہتمام ہمارے اسلاف کے ہاں پایا جاتا تھا، اس کے الٹ فضا بن جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور عام دنوں کی نسبت لوگوں سے باہمی میل جول اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ گو اس طریق کے اپنی جگہ کچھ فائدے بھی ہیں۔

مثلاً لوگ روزہ رکھنے کے بعد فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے سے بچ جاتے ہیں۔ قرآن حکیم کا کچھ نہ کچھ مفہوم جان جاتے ہیں۔ چند ایک خواتین یا مرد وغیرہ بعد ازاں باقاعدہ ترجمہ پڑھنے کی طرف آجاتے ہیں۔

دراصل دورہ تفسیر کی جو محنت ہمارے ہاں رمضان میں کی جاتی ہے، اصولاً یہ رمضان کے علاوہ دنوں میں ہونی چاہیے اور رمضان المبارک میں انفرادی عبادت، توجہ الی اللہ اور تبتل الی اللہ ہی مقصود و مطلوب ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اسلاف اور آخری عشرہِ رمضان

آخری عشرہِ رمضان وہ عشرہ ہے جس میں لیلۃ القدر بھی شامل ہے۔لیلۃ القدر جس کی ایک رات کی عبادت ہزار راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔جس میں رات سے لے کر فجر تک سلامتی کا نزول ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب قدر میں ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔(بخاری:۱۹۰۱)

امام شعبی رحمہ اللہ لیلۃ القدر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کی راتیں اس کے دنوں کی طرح ہیں۔جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے دن کو بھی اسی طرح عبادت میں کوشش اور محنت ہو جیسے کہ اس کی راتوں کو محنت کی جاتی ہے۔(لطائف المعارف،ص:۲۸۸)

بعض اسلاف لیلۃ القدر کا استقبال اس طرح کرتے جیسے کہ ایک معزز مہمان کا استقبال کیا جاتا ہے۔چنانچہ وہ قلبی تیاری کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی اس کے لیے تیار ہونا پسند کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی آخری راتوں میں ہر رات غسل کرنا پسند کرتے۔

امام نخعی رحمہ اللہ آخری عشرے کی ہر رات کو غسل کرتے۔ اسلاف میں سے بعض وہ تھے جو ان راتوں میں غسل کرتے اور خوشبو لگاتے جن راتوں کے متعلق یہ زیادہ امید ہوتی کہ شاید وہ لیلۃ القدر ہو۔ (لطائف المعارف:۲۶۹)

ثابت البنانی کہتے ہیں کہ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ایک حلّہ تھا جو انہوں نے ایک ہزار درہم میں خریدا تھا، وہ اسے اس رات کو پہنتے جس رات امید ہوتی کہ آج لیلۃ القدر ہوگی۔ (لطائف المعارف، ص:۲۶۹)

حبیب بن ابو محمد رحمہ اللہ اور ان کی بیوی دونوں بڑے عابد و زاہد تھے۔ جب رمضان کی آخری راتیں ہوتیں تو ان کی بیوی اپنے زوجِ محترم سے کہتیں:

''رات چلی گئی ہے اور ہمارے سامنے بہت طویل راستہ ہے اور زادِ راہ بہت تھوڑا ہے، سلف صالحین کے قافلے ہمارے آگے چل پڑے ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں''۔ (لطائف المعارف، ص:۲۹۵)

آہ! آج ایسی بیویاں کہاں ہیں جو اپنے شوہروں کو عبادت کے لیے جگائیں، جنہیں احساس ہو کہ آخرت کی طویل اور نہ ختم ہونے والی زندگی کے لیے زادِ راہ اس دنیا سے اکٹھا کرنا ہے۔ کاش! آج کی عورت کے دل میں یہ احساس پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے اور نبی کریم ﷺ کی اس دعا کو حاصل کرنے والی بن جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے اور اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے جگائے...... اللہ رحم کرے اس بیوی پر جو رات کو خود اٹھے اور نوافل ادا کرے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ جاگے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر جگائے۔ (ابوداؤد: ۱۳۰۸۔ نسائی: ۳/۲۰۵)

سلف صالحین رمضان المبارک میں ہمہ تن عبادت، تلاوت، قیام اللیل اور سخاوت کے باوجود اس امید اور خوف کے درمیان لٹکے رہتے کہ نامعلوم رب العزت نے ان کی اس محنت کو سندِ قبولیت بھی عطا کی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہر عمل کی قبولیت کا انحصار اخلاص پر ہے اور اخلاص ایک ایسی غیر معمولی، لطیف اور نایاب چیز ہے جس کے حصول کے لیے ہر طرح کی کوشش بھی سلف صالحین کو ناکافی معلوم ہوتی تھی۔

کیوں کہ بڑی محنت سے کیے گئے عمل کو ذرا سی ریاء، خفیف سا تکبر اور ذرے سے بھی کم خود پسندی ختم کر دینے کے لیے بہت ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف رب اکرم کے حضور حاضر ہونے کے خوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا رہتے تھے۔

رمضان المبارک جیسے جیسے اپنے آخری دنوں کی طرف بڑھتا، انہیں یہ حسرت تنگ کرتی کہ انہوں نے تو اس ماہِ غفران میں وہ کچھ کیا ہی نہیں جو کرنا چاہا تھا اور نامعلوم آئندہ اس قدر قیمتی مہینہ جس میں ہر نیکی کا عمل عام دنوں کی نسبت بڑھ جاتا ہے نصیب بھی ہوگا یا کہ نہیں۔

ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے آخری دنوں میں خوب صورت لونڈی اس امید پر آزاد کرتے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کی وجہ سے انہیں جہنم کی آگ سے آزاد کردے گا۔

(لطائف المعارف، ص: ۳۰۰)

ہمارے اسلاف کو اپنی بصیرت کی نگاہ سے قرآن وحدیث میں پڑھے ہوئے جنت کے حسین مناظر کے بارے میں حق الیقین تھا۔انہیں یہ بھی یقین تھا کہ ان مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے حیاتِ فانیہ کے عارضی مزے سے کنارا کرنا لازم ہے، ہمارے اسلاف کو یہ یقین تھا کہ جہنم کو چاروں طرف سے انسانی خواہشات اور دنیوی رنگینیوں نے گھیر رکھا ہے دنیا اور اس کا ساز وسامان بندے کو جہنم کی طرف کھینچتا ہے۔شیطان بھی گناہوں کی زندگی کو پرکشش بنا کر دکھانے میں مصروف ہے لیکن جہنم اپنی حقیقت میں آگ کا وہ تنور ہے جو انتہائی گہرا اور گرم ہے، جس میں صرف ایسے بدبخت ہی جائیں گے جو نفس، شیطان اور دنیا سے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا بیٹھے، وہ اپنے آپ کو ان سب چال بازیوں سے دور رکھنے میں چوکنے رہتے اور یہ چیز صرف قرآن حکیم کی تلاوت ہی سے حاصل ہو سکتی تھی۔

ہمارے اسلاف نے قرآن وحدیث میں جنت کے مناظر کے متعلق پڑھا اور ان کی نگاہِ بصیرت کو یہ حق الیقین حاصل تھا کہ جنت کے بلند وبالا محل، نظر نیچی رکھنے والی پاکیزہ وخوبرو حوریں، دودھ اور شراب کی نہریں، پاکیزہ خوش مزا پھل اور ان سے بڑھ کر رب کریم کا دیدار اور اس کے حضور مجالست، یہ سب دائمی نعمتیں صرف اس شخص کو حاصل ہوں گی جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اوامر کو بجا لانے میں سرگرمی دکھائی اور اس کے منع کردہ امور سے اپنے آپ کو روک کر رکھا۔ پھر اس تگ ودو کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ کیا مالک الملک کو یہ محنت پسند آئی ہے؟ اس نے اپنے بندے کا عمل اور کوشش قبول کر لی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ وہ عمل کر کے بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوتے تھے کہ اب جنت ان کے لیے پکی ہے۔

سیدنا علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ رمضان کی آخری رات میں آواز لگاتے اور کہتے:

کون ہے وہ؟ جس کے اعمال قبول ہیں تاکہ ہم اسے مبارک باد دیں اور کون ہے وہ؟ جو محروم (رمضان کی برکتوں پر عمل نہ کر کے) رہ گیا ہے تاکہ ہم اس سے تعزیت کریں (لطائف المعارف، ص: ۲۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ دراصل یہ احساس دلاتے تھے کہ جب ابھی علم ہی نہیں اور نہ ہی دنیا میں یہ پتا چل جانے کا کوئی ذریعہ ہے کہ ہمارے اعمال اور عبادت قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟ تو پھر کس برتے پر خوشی کے شادیانے؟ کس بھروسے پر عبادات میں محنت کرنے پر کوتاہی؟ کس کی ضمانت پر جہنم سے آزادی کی اسی دنیا میں خوش خبری؟ جب تک اللہ کے سامنے حاضری نہ ہو جائے، اللہ رب العزت کی ناراضگی سے بے خوف نہیں رہا جا سکتا۔

بعض سلف پر عید کے دن غم طاری ہو جاتا، انہیں کہا جاتا کہ آج تو مسرت کا دن ہے تو وہ کہتے: آپ نے سچ کہا لیکن میں غلام ہوں اور مجھے میرے آقا نے حکم دیا ہے کہ میں اس کے لیے عمل کروں، میں نہیں جانتا کہ اس نے میرے اعمال کو قبول کیا یا نہیں۔ (لطائف المعارف)

جناب وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے ایک قوم کو عید کے روز ہنستے دیکھا تو کہا: اگر ان کے روزے قبول ہو گئے ہیں تو یہ شکر کرنے والوں کا وطیرہ نہیں ہوتا اور اگر ان کے روزے قبول نہیں ہوئے تو یہ ڈرنے والوں کا شیوہ نہیں۔

(لطائف المعارف، ص: ۲۹۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام

رمضان المبارک کی اہمیت وعظمت کے پیشِ نظر اسے سلف صالحین کے طریقے کے مطابق گزارنا ہماری ضرورت بھی ہے اور حاصلِ محنت بھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں زہد وورع اور تقویٰ وخشیت میں اسلاف کرام کے نقشِ قدم کا پابند بنائے، یہی لوگ اس قافلے کے رہرو ہیں جس کے متعلق ہم دعا کیا کرتے ہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ)

''ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔'' آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدحِ مُرسل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوطِ مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شبِ برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لومیرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنفِ مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوتِ دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ہوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننّی منّی سوچیں
ننّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند